© rasailojaraid.com

گھر سے ڈولی میں بیٹھ کر درس دینے کیلئے آیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ سلسلہ اس وقت ختم ہوتا ہے جبکہ آپ عالم بقا کی طرف رحلت کر جاتے ہیں آپ کے تلامذہ کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ جاتی ہے آج بھی آپ کے تلامذہ اکناف عالم میں کافی تعداد میں نظر آرہے ہیں مگر بارشد تلامذہ کی اکثریت آپ کے پاس جنت الفردوس میں پہنچ چکی ہے اَلْحَقَنَا اللّٰہُ بِھِمْ
آپ کے معتقدین کی تعداد کڑوروں تک پہنچ چکی تھی اور اب تو نہ معلوم کتنے کروڑ ہو گئے ہیں اس کے بعد اسّی سال کے قریب قرآن وحدیث کی روشنی تمام بلاد وامصار میں پہونچا کر ایکسو دس سال کی عمر میں دار السلام کیطرف کوچ کر جاتے ہیں ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے بھر دے اور ان کو جنت اعلیٰ میں جگہ دیوے میرا مقصود اس مضمون سے یہ ہے کہ ضرورت ہے اس بات کہ آج ہم بھی انہی کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں کیونکہ جس قوم نے اپنے اسلاف کے عملی کارناموں کو ورطۂ نسیاں میں غرق کر دیا وہ یقیناً اقوام عالم میں ذلیل ورسوا ہوگی اور جو قوم اپنے اسلاف کے طریقہ کار کو اپنا لائحہ عمل بنائے رہیگی وہ ہمیشہ دن بدن بام عروج پر ترقی کرتی جائیگی اور اسے کوئی قوت کمزور نہیں پہنچا سکتی ہے اللہ رب العالمین تمام مسلمانوں کو اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیوے۔ آمین ثم آمین۔

# چائے کے مضر اثرات

(از مولوی نذیر احمد صاحب رحمانی)

ہم نے اپنی مفلسی۔ ناداری اور بے مائگی کے باوجود اپنی زندگی کے مختلف شعبوں میں جن بے جا مصارف۔ فضول اخراجات۔ اور بے ضرورت تکلفات کو معیشت کا لازمہ۔ امارت کا خاصہ۔ ریاست کا ٹھاٹھ بنا رکھا ہے ان میں سے ایک "چائے نوشی" کی وبا بھی ہے۔ آج یہ وبا نہ صرف شہروں یا امیرانہ زندگی بسر کرنیوالوں ہی میں پائی جاتی ہے بلکہ ملک کے گوشے گوشے اور ہر طبقے کے بچے بچے میں اس کا رواج عام ہو رہا ہے۔ حالانکہ ہندوستان جیسے غریب ملک کیلئے جہاں فی انسان ۳۰ یا ۵۰ روپئے سالانہ اوسط آمدنی ہو جہاں کی آبادی کا اکثر حصہ فاقوں میں بسر کر رہا ہو۔ جہاں کے لوگ عموماً صبح وشام کی روٹی کے بھی محتاج ہوں۔ اس قسم کے تکلفات ہرگز زیب نہیں دیتے۔ آپ اگر ہندوستان کے متعلق شیارکی، درآمد وبرآمد کی رپورٹ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کا دس بیس ہزار۔ یا لاکھ دو لاکھ نہیں۔ بلکہ کئی کروڑ روپیہ سالانہ صرف چائے کی نذر ہو جاتا ہے۔ انا اللہ الخ

لیکن خیر یہ تمام اقتصادی اور مالی نقصانات برداشت کر لئے جاتے اور ان سے اغماض ہو سکتا تھا اگر اس کا استعمال جسمانی۔ یا روحانی۔ دماغی یا قلبی تقویت وتائید۔ فرحت وانبساط کیلئے کچھ مفید ہوتا۔ مگر یہاں تو اس کا بھی خسارہ ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں "فاران" کے ایک مضمون کا خلاصہ نقل کرتے ہیں جس سے آپ کو بڑے بڑے ڈاکٹروں کے اقوال سے معلوم ہو جائے گا کہ چائے صحت جسمانی کیلئے کتنی مضر چیز ہے اور یہ کس طرح آہستہ آہستہ انسان کی تندرستی برباد ہو جاتی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چنانچہ ڈاکٹر او۔ ڈی ہلیسٹر تنیڈ لکھتے ہیں۔

چائے اور قہوہ وغیرہ کے استعمال سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جتنی کہ بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں۔ ان چیزوں کا بکثرت استعمال اس سے بھی برا ہے کہ شراب کی قسم کے مسکرات کمی کے ساتھ استعمال میں لائے جائیں۔ نظام عصبی پر چائے وغیرہ کا اثر بہت ہی تباہ کن ہوتا ہے۔" ڈاکٹر سیفس بحر منجمد کے مشہور سیاح نے لکھا ہے۔

میرا تجربہ مجھے مجبور کرتا ہے کہ . . . . . تمام محرکات اور مخدرات کے خلاف سختی کے ساتھ جہاد کروں۔ خواہ وہ چائے قہوہ اور تمباکو ہوں یا شراب کی قسم کے مشروبات۔ چائے اور قہوہ کی کثرت گردوں کے امراض میں خاص طور سے مضر ہے۔ اور دل کی بیماریوں اور خون کے دباؤ کی صورتوں میں نقصان پہنچاتی ہے۔

ایک جاپانی پروفیسر کا مقولہ ہے کہ میرے خیال میں چائے مرض سرطان کا ایک خاص سبب ہے۔ ڈاکٹر بلارڈ نے بکثرت اشخاص کے حالات کا مطالعہ کرکے حسب ذیل نتائج نکالے ہیں۔

(۱) چائے کا زہر جسم میں تھوڑا تھوڑا سا جمع ہوتا رہتا ہے اور نوجوانوں اور ضعیف الجثہ لوگوں پر اس کا مضر اثر بہت ہی زیادہ ہوتا ہے۔

(۲) جوان عورتوں میں زہر کی علامات پیدا کرنے کیلئے بالعموم پانچ پیالے چائے کے روزانہ کافی ہیں۔

(۳) چائے نوشی کی عادت کے خراب اثرات بکثرت دیکھنے میں آتے ہیں۔ اور اس کے زہریلے اثر کی عام علامتیں بھوک کا زائل ہوجانا، بدہضمی، اختلاج قلب، دردسر، متلی، اور قے ہونا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ ذکاوت حس، ہسٹیریا۔ اور عصبی درد کے دورے ہوتے ہیں۔ جن کے ساتھ قبض اور مقام قلب پر درد کا احساس ہوتا ہے۔

ڈاکٹر جے، ایچ کیلاگ کا بیان ہے کہ قہوہ چھوڑ دینے کے بعد انھوں نے بہت سے مریضوں کے خون کا دباؤ بیس سے چالیس درجوں تک گھٹ جاتے دیکھا ہے اور اسی کے ساتھ عام جسمانی صحت میں نمایاں ترقی،

چائے کے متعلق ڈاکٹروں کی مذکورہ تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں زہر ہوتا ہے جو آسانی سے جسم سے خارج نہیں ہوتا۔ یہ زہر آہستہ آہستہ جسم کے اندر اپنا کام کرتا رہتا ہے اور پھر یہ بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ بدہضمی۔ کمزوری اعصاب۔ رعشہ۔ چڑچڑاپن۔ امراض گردہ۔ امراض قلب۔ خون کا دباؤ۔ سرطان۔ عدم اشتہاء۔ دردسر، متلی اور قے، ذکاوت حس، ہسٹیریا۔ اعصاب کا درد۔ معدہ کا درد۔ عام جسمانی کمزوری۔ جس چیز میں اسقدر نقصانات ہوں اس کو جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد چھوڑ دینا چاہیئے۔ لیکن ہمارے ملک کی حالت بالکل جداگانہ ہے۔ یہاں تو لوگوں کو چائے کی لت ایسی پڑتی جاتی ہے جیسے افیونیوں کو افیون کی لت ہوتی ہے۔" اور پھر لطف یہ ہے کہ دو کاندار ہوں۔ اور ہر مروج چیز پر مرجانے والے فیشنیوں کے منہ سے تعریفیں سن سنکر اس زہر کو تریاق سمجھے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ چائے پھرتی اور چستی پیدا کرتی ہے بلغم کو دفع کرتی ہے ناموافق پانی کو موافق بناتی ہے۔ مختلف آب و ہوا کے متضاد خصائص سے محفوظ رکھتی ہے حالانکہ یہ سب محض خوش فہمی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ عام عادت اور بکثرت رواج ہوجانے کی وجہ سے اس کے نقصانات اور عیوب پر پردہ پڑ گیا ہے ورنہ چائے نہ پہلے کوئی اچھی چیز تھی۔ نہ آج اچھی چیز ہے۔ ہاں فوری طور پر اعصاب میں گرمی پیدا ہوجانے سے کچھ فائدہ محسوس ہوجاتا ہے لیکن ان دائمی نقصانات کے مقابلے میں یہ فوری اثر کوئی قابل ذکر چیز نہیں

© rasailojaraid.com